

# ظاہری فریب



# ظاہری فریب

مترجم: مظہر حسین

"طاقت اور لالچ کا ایک پیچیدہ لھیل تب بدل جاتا ہے جب ایک آدمی اس عورت کو کم سمجھتا ہے جس کے ساتھ وہ پھنس چکا ہے، اور جو ایک بے تکلف سواری سے آزادی کی طرف بڑھاتا تھا، وہ ایک سنسان لڑائی میں بدل جاتا ہے جہاں سانس کے لیے لڑنا پڑتا ہے، اور پاگل پن اور انتقام کی حد دھندلا جاتی ہے۔"

<https://www.facebook.com/share/g/17gVK6Xocf/>

تم جانتے ہو نا وہ حالت جب تم سڑک کنارے انگوٹھا اٹھانے کھڑے ہوتے ہو، لیکن گاڑیاں بس گزرتی چلی جاتی ہیں، ایسا لگتا کہ تم وہاں موجود ہی نہ ہو۔ پھر تم یہ سوچتے ہو، "یہ ساری گاڑیاں گزرنے دو، میں کسی ٹرک کا انتظار کرتا ہوں۔" اس کے بعد تم تھکے ہوئے قدموں کے ساتھ چلتے جاتے ہو، اُمید ہوتی ہے کوئی ٹرک آجائے... لیکن وہ آتا نہیں۔

پہنی کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ حالانکہ وہ کوئی آوارہ یا ناکارہ آدمی نہیں تھا۔ بس قسمت نے اُس کے ساتھ دھوکہ کیا، جیسے کوئی تاش میں نیچے سے غلط پتہ نکال دے۔

وہ اور جانی فروسٹ نے مل کر ایک چھوٹا سا کام کرنے کی منصوبہ بندی کی۔ کام بالکل سیدھا سادہ تھا، اور پینی نے سب تیاری کر لی تھی — اور جب وہ کچھ تیار کرتا تھا، تو مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ کرتا تھا، کیونکہ اس کی معلومات وسیع تھی۔ بس ایک کیفے میں جانا تھا، کاؤنٹر پر موجود بندے کو بندوق دکھانی تھی، اُس کے کیش باکس سے پیسے نکالنے تھے، اور فوراً وہاں سے نکل جانا تھا۔

پینی کو پتا تھا کہ وہ بندہ ہر جمعہ کو کیش بینک لے جاتا ہے، اور باقی ہفتے پیسے ڈبے میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔

یہ بے وقوفی تھی، لیکن فروسٹ اور پینی جیسے لوگ تو ایسے بے وقوفوں پر ہی جیتے تھے۔

کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اتنا آسان کام بگڑ بھی جائے گا۔ لیکن فروسٹ نے اپنے دماغ میں بٹھالیا کہ ایسے کام میں بھی خطرہ ہے۔ وہ منصوبہ بندی کرنے لگا، ہوشیاری دکھانے لگا، یہاں تک کہ پینی کو غصہ آ گیا۔

پینی اُسے بار بار کہہ رہا تھا کہ انہیں بس اندر جانا ہے، بندوق دکھانی ہے، اور پیسے لے کر نکل آنا ہے۔ تمہیں پولیس کے آنے کا وقت چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں اپنے کپڑے الٹے کر کے نہیں پہننے ہیں تاکہ پہچانے نہ جاؤ، یا پھر جو باقی بے وقوفانہ خیال فروسٹ نے گڑھ رکھے تھے، ان کی ضرورت نہیں ہے۔

مگر فروسٹ آسان طریقہ نہیں اپنانا چاہتا تھا۔ وہ دونوں جھرسن سٹی کی طرف سڑک پر جا رہے تھے اور اب بھی بحث ہو رہی تھی۔ آخر کار پینی کا پارا چڑھ گیا، اور وہی اُس کی غلطی بن گئی۔

فروسٹ لمبا چوڑا آدمی تھا، گاڑی بھی اُسی کی تھی۔ اُس نے چند لمحے پینی کی باتیں سنیں، پھر اُسے گاڑی سے باہر دھکا دے دیا۔

"اچھا، بہت ہوشیار بن رہے ہو؟ تو خود ہی کچھ کر لو!"

یہ کہہ کر فروسٹ نے گاڑی کا کلچ چھوڑا اور پینی کو سڑک پر اکیلا چھوڑ کر چلتا بنا۔  
 پینی اتنا غصے میں تھا کہ اُس نے فروسٹ کو جانے دیا۔ اُسے ایک بچگانہ ساقین  
 تھا کہ کوئی نہ کوئی چمکتی گاڑی اسے لفٹ دے دے گی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ لفٹ  
 لے کر جفرسن سٹی پہنچ جائے گا اور فروسٹ سے پہلے وہاں ہوگا۔

لیکن جب سولہویں گاڑی نے بھی اُس کے ہاتھ کے اشاروں کو نظر انداز کر دیا،  
 تو اُس کے دماغ میں شک سا آنے لگا۔ بیسویں گاڑی نے تو اُس کے منہ پر دھول  
 اڑادی، تب جا کے اُس نے ہارمان لی اور فیصلہ کیا کہ اب کسی ٹرک کا انتظار کرے  
 گا۔

وہ سڑک کنارے بیٹھ گیا اور سگریٹ سلگائی۔ وہ غصے سے فروسٹ کو کوسنے  
 لگا، اپنے دماغ کے کسی پچھلے کونے سے گالیاں ڈھونڈ رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر  
 کبھی فروسٹ دوبارہ ملا، تو سیدھا جا کر کہے گا، "ہیلو، دوست!" پھر اُس کے پیٹ  
 میں گولی مارے گا، اور اُس کی موت کا منظر کھڑے ہو کر دیکھے گا۔

ایسے ہی بیٹھے بیٹھے اُس نے دور سے ایک گاڑی آتی دیکھی۔ ایک نظر ڈال کر وہ  
 فوراً کھڑا ہو گیا۔ یہ کوئی عام گاڑی نہیں تھی—دور سے وہ کسی لاش لے جانے  
 والی گاڑی جیسی لگ رہی تھی۔

"یہ بندہ تو مجھے نظر انداز نہیں کرے گا،" پینی نے سوچا اور سڑک کے بیچ میں آ  
 گیا۔ "اب تو یہ مجھے کچل کر ہی گزرے گا۔" اُس نے زور زور سے ہاتھ ہلانے  
 شروع کر دیے۔

جوں جوں گاڑی قریب آتی گئی، اُس نے دیکھا کہ گاڑی کے سامنے ایک سرخ  
 صلیب کا نشان ہے۔ ایک لمحے کو وہ ہٹنے ہی والا تھا، لیکن فروسٹ کا خیال آتے  
 ہی وہ جم کر کھڑا ہو گیا۔

گاڑی جیسے ہی قریب پہنچی، تورک گئی۔ ایک چھوٹے قد کا آدمی سفید کوٹ اور ٹوپی پہنے، ونڈو نیچے کر کے اپنی کود کچسی سے دیکھنے لگا۔  
"کیا مسئلہ ہے، بھائی؟" اُس نے کہا، اپنے دونوں مضبوط ہاتھ اسٹیرنگ پر رکھے ہوئے۔

اپنی نے ٹوپی اتاری اور چہرے سے پسینہ پونچھا۔ "خدا کی قسم! میں تو بس ہار ہی ماننے والا تھا کہ تم آ گئے۔"

چھوٹے قد والے آدمی نے سر ہلایا۔ "دیکھو، تمہیں میں لفٹ تو دے دیتا، لیکن یہ ایمبولینس ہے، اور میں ڈیوٹی پر ہوں۔ میرے ساتھ ایک مریض ہے۔"  
لیکن اپنی کو اب پرواہ نہیں تھی۔ اُسے بس کسی طرح سوار ہونا تھا، چاہے گاڑی میں ہاتھی ہی کیوں نہ ہوں۔

"چھوڑو یہ باتیں،" اُس نے سخت لہجے میں کہا، اُس کا دبلا اور نوکیلا چہرہ اور بھی سخت ہو گیا۔ "کیبن میں تو جگہ ہے۔ میں پیچھے نہیں بیٹھنا چاہتا۔"  
چھوٹے قد والے نے پھر سر ہلایا، "نہیں ہو سکتا بھائی، میری نوکری چلی جانے گی۔ کوئی اور گاڑی آ جانے گی۔ مجھے جانا ہے۔ تمہیں سگریٹ چاہیے؟"  
اپنی نے گاڑی کے دوسری طرف جا کر دروازہ کھولا، اندر گھس گیا اور دروازہ زور سے بند کیا۔

اُس نے دو ٹوک انداز میں کہا۔ "میں سوار ہو رہا ہوں۔ گاڑی چلاؤ،"  
چھوٹے قد والا آدمی اپنی سیٹ پر مڑا اور بولا، "دیکھو مسئلہ نہ بناؤ، میں چھوٹا ضرور ہوں، مگر سخت جان ہوں۔ نکل جاؤ، ورنہ جھگڑا ہو جائے گا۔"

اپنی ایسے باتوں کا عادی تھا۔ اُس نے پیچھے ہاتھ ڈالا اور بدوق نکال لی، اور اُسے دکھاتے ہوئے بولا، "مجھے سخت پننے کی ضرورت ہی نہیں۔"  
چھوٹے آدمی کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔ "اوہ خدایا!"

"بس یہی بات ہے،" پیٹی نے کہا اور بندوق واپس رکھ لی۔ "چلو، اب گاڑی چلاؤ۔"

چھوٹے آدمی نے گینر لگایا اور افسوس سے بولا، "میری نوکری تو گئی۔" پیٹی آرام سے کشن والی سیٹ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ "تمہاری نوکری نہیں جائے گی،" اُس نے کہا۔ "اگر تم نے مجھے جفرسن پہنچا دیا تو شاید کچھ فائدہ بھی ہو جائے۔"

کچھ دیر وہ خاموشی سے چلتے رہے۔ پھر پیٹی نے کہا، "تم بندوق سے ڈر تو نہیں گئے، بھائی؟"

چھوٹے آدمی نے جلدی سے اُس کی طرف دیکھا۔ "نہیں نہیں، بالکل نہیں،" اُس نے جلدی سے کہا۔

پیٹی نے یقین دلایا، "تم میرے لیے ٹھیک ہو،" بس کیا ہے کہ جب کوئی مجھ پر رعب ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، تو میں بندوق نکال لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے ایک دن یہی بات مجھے مشکل میں ڈال دے۔"

"میں اتنا سخت نہیں ہوں،" چھوٹے آدمی نے تھوڑی تلخی سے کہا۔ "میں نے سوچا تھا کہ ایک موقع لے کر تمہیں مار دیتا۔"

پیٹی ہنسا، "تم ٹھیک ہو۔ تم سمجھدار ہو۔ بندوق والے بندے کو مارنا کوئی ہوش مند کام نہیں۔ مجھ سے سیکھ لو، بھائی۔" اُس نے جیب سے سگریٹ نکالا اور اُسے بھی پیش کیا۔

جب دونوں نے سگریٹ سلگا لیا، تو پیٹی نے پوچھا، "تمہارا نام کیا ہے، بھائی؟"

چھوٹے آدمی نے مشکوک انداز میں دیکھا، پھر بولا، "جوف"

پیٹی مسکرایا، "بہترین آدمی کا بہترین نام، ہے نا؟"

جوف خاموش رہا اور گاڑی چلاتا رہا۔ بیٹی نے کچھ دیر سڑک کو دیکھا، پھر آنکھیں بند کر کے اونٹھنے لگا۔ گاڑی کے اندر گرمی تھی، تو وہ آہستہ آہستہ جھومنے لگا۔ پھر اُسے تجسس ہوا، اُس نے سستی سے پوچھا، "اچھا، جوف، مریض کو کیا ہوا ہے؟"

"اوہ، وہ پاگل ہے،" جوف نے کہا اور ساتھ ہی سائیڈلائٹس آن کر دیں۔

بیٹی سیدھا ہو بیٹھا۔ "تمہارا مطلب ہے کہ وہ واقعی پاگل ہے؟" "ہاں۔"

"یہ تو برا ہے۔ مجھے پاگل ہونا بہت برا لگتا ہے۔"

جوف نے کندھے اچکائے، "جب بندہ پاگل ہو جاتا ہے، تو اُسے برا نہیں لگتا۔ اصل مشکل تو پاگل ہونے کے عمل میں ہے۔"

بیٹی نے کچھ دیر سوچا، پھر بولا، "ہاں، شاید تم ٹھیک کہتے ہو۔" اُس نے ایک اور سگریٹ سلگایا۔ "پاگل لوگ مجھے بے چین کر دیتے ہیں۔"

"عادت ہو جاتی ہے،" جوف نے کہا اور کھڑکی نیچے کر کے باہر تھوکا۔ "اصل میں سخت قسم کے مریض اچھے نہیں لگتے۔"

"کیا وہ سخت مزاج ہے؟" بیٹی نے تجسس سے پوچھا۔

جوف رکا، پھر بولا، "ہاں... لیکن میں مریضوں کے بارے میں زیادہ بات نہیں کر سکتا۔" جب وہ گیس اسٹیشن کے قریب پہنچے تو اس نے رفتار کم کی۔ "چھپ جاؤ، بھائی، میری نوکری کا سوال ہے۔"

بیٹی پیچھے کی سیٹ پر لیٹ گیا۔ "مجھے ایک مشروب چاہیے۔ ہاں، ابھی مجھے بہت کچھ پینا ہے۔"

جوف کا چہرہ خوش ہو گیا، "اگر تمہارے پاس پیسے ہیں تو میں تمہارے لیے کچھ لے آتا ہوں۔"

"اچھا مال ہو۔ کوئی سستا یا خراب نہ ہو۔"

"فکر نہ کرو، اصلی شراب ہے۔ وہ خود ہی یہاں اسے تیار کرتا ہے، یہیں۔ دو

ڈالر میں ملے گا، مگر زبردست چیز ہے۔"

ہینی نے جیب سے دو ڈالر نکالے۔ "لے آؤ،" اُس نے مختصر کہا۔

جوف گاڑی سے اتر اور تیز قدموں سے دفتر میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا،

ایک بڑے مٹی کے مٹکے کے ساتھ۔ ہینی نے آگے ہو کر مٹکا اُس سے لے لیا۔

جوف وہیں کھڑا دیکھتا رہا۔ ہینی نے دانتوں سے مٹکے کا کارک کھولا اور احتیاط

سے اُسے منہ سے لگایا۔ اُس نے ایک لمبا گھونٹ بھرا، آنکھیں جھپکیں، اور

کھانستا ہوا اپنی جیکٹ پر ہاتھ رگڑنے لگا۔

"ہاں،" وہ بولا جب سانس بحال ہوئی، "یہ واقعی اصلی مال ہے۔"

جوف بے چینی سے مٹکے کو دیکھ رہا تھا، لیکن ہینی نے کوئی توجہ نہ دی۔ اُس

نے ایک اور لمبا گھونٹ لیا، پھر جلدی سے مٹکا جوف کی طرف بڑھا دیا۔

"خدا کی قسم،" وہ ہانپتے ہوئے بولا، "اس بار تو جیسے سیدھا میرے جوتوں تک

جا پہنچا۔"

جوف نے مٹکے کو محبت سے پکڑا اور منہ سے لگایا جیسے کسی خزانے سے چمٹ

گیا ہو۔

ایک منٹ کے قریب تک وہ پیتا رہا، تب ہینی آگے جھک کر زور سے چلایا،

"ارے! آرام سے! بس کرونا!"

جوف نے بمشکل مٹکے کو منہ سے ہٹایا، ہلکی سی کپکپاہٹ کے ساتھ۔ اُس کی

آنکھیں دھندلا گئی تھیں۔ اُس نے مٹکا واپس دیا اور بولا، "کمال ہے، زبردست

زہر ہے یہ۔"

ہینی نے اُسے داد دی، "واقعی، تم تو زبردست برداشت رکھتے ہو۔"



جوف نے منہ کے پچھلے حصے سے ہاتھ سے صاف کیا، "ہاں، میں پی لیتا ہوں، لیکن یہ چپکے سے چڑھتی ہے اور پھر۔۔۔ بس میں فارغ۔"

ہینی سن نہیں رہا تھا، وہ پھر مٹکے میں مصروف تھا۔

جب وہ فارغ ہوا تو جوف نے کہا، "میں ذرا مریضہ کو دیکھ لوں، پھر نکلتے ہیں۔" "ہاں، جا کر اُسے بھی ایک گھونٹ دے دو۔ پاگل ہونا بھی کیا مشکل چیز ہے۔"

جوف نے سر ہلایا، "نہیں، اُسے شراب نہیں دینی۔ اسی شراب نے اُس کی یہ حالت کر دی ہے،" یہ کہہ کر وہ ایبولینس کے پیچھے چلا گیا۔ پٹرول کے پیسے دینے کے بعد وہ دوبارہ کین میں آ گیا۔

ہینی نے پوچھا، "وہ ٹھیک ہے؟"

"ہاں، سو رہی ہے،" جوف نے انجن اسٹارٹ کرتے ہوئے جواب دیا۔

ہینی نے اُسے مٹکا پیش کیا، "چلو ایک اور لے لو، راستے کے لیے۔"

جوف نے فوراً مٹکا لیا اور لمبا گھونٹ پیا۔ پھر گرمی سانس لے کر بولا، "دوست، آج کی رات تو کمال کی ہے!"

کچھ گھونٹوں کے بعد ہینی اتنا خوش ہو گیا کہ اونچی آواز میں گانے لگا۔

جوف نے جلدی سے کہا، "تم ایبولینس میں یہ حرکت نہیں کر سکتے۔"

ہینی مٹکا لہرائے جا رہا تھا اور گاتے ہوئے جھوم بھی رہا تھا۔

جوف گھبرا گیا اور گاڑی روک دی، "خدا کے واسطے، چپ ہو جاؤ! مریضہ جاگ

گئی تو مسئلہ ہو جائے گا، اور پولیس بھی آ سکتی ہے۔"

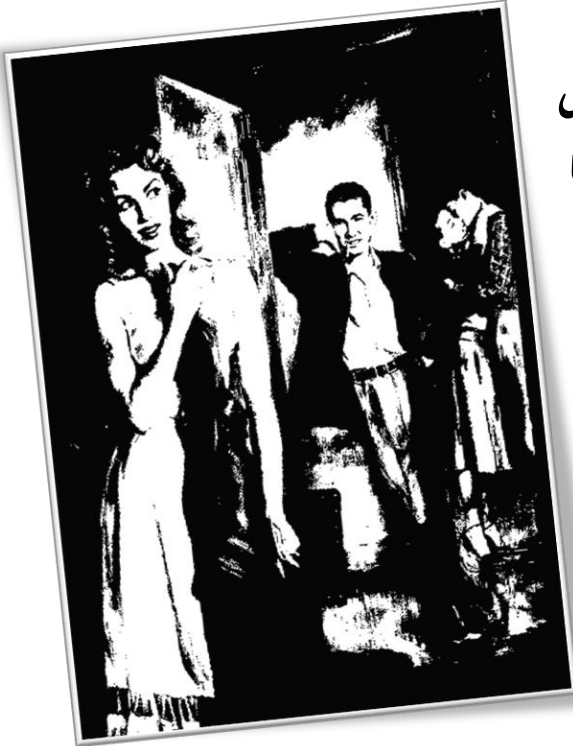
ہینی زور سے ہنسا، "چھوڑو، جوف! اتنی فخر نہ کرو۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ وہ

پاگل عورت میری آواز پسند کرے گی۔ چلو، تم بھی گاؤ۔"

جوف غصے سے بولا، "بند کرو یہ تماشہ! کوئی بھی لڑکی، چاہے پاگل ہی کیوں نہ ہو، اتنا شور شرابے کو پسند نہیں کرے گی۔"

ہینی کا چہرہ سخت ہو گیا۔ اُس کی ہنسی غصے میں بدل گئی۔ "اچھا؟ ایسا ہے؟ ٹھیک ہے چھوٹے دل والے، ابھی اُسی سے پوچھ لیتے ہیں۔"

جوف نے سخت لہجے میں کہا، "بالکل بھی نہیں! تم چپ ہو جاؤ ورنہ میں غصہ ہو جاؤں گا۔"



ہینی نے آگے بڑھ کر ایسبولینس اور کیبن کے درمیان موجود چھوٹا سا سلاتیڈنگ پینل کھولا۔ اُس نے سر اُس مربع سوراخ سے اندر جھانکا، اور ایک بٹن دبایا، جس سے اندر کا روشن بلب جل اُٹھا۔

جوف غصے سے چلایا،  
"باز آ جاؤ! تم ایسا نہیں کر سکتے!"

لیکن ہینی نے کوئی پرواہ نہ کی۔ وہ دلچسپی سے ایسبولینس کے اندر بنے لمبے بیڈ کو دیکھنے لگا۔ وہاں ایک شخص لیٹا ہوا تھا، جس پر کمبل پڑا تھا۔

وہ تھوڑا اور آگے جھکا۔ "اونے!" اُس نے پکارا، "ذرا خود کو دکھاؤ نا!"

وہ وجود ہلنے لگا، اور آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اگرچہ شراب نے ہینی کو خاصا حوصلہ دیا ہوا تھا، پھر بھی جیسے ہی وہ عورت حرکت میں آئی، ہینی کے بدن میں ایک

سر دلہر دوڑ گئی۔ وہ ہمیشہ اُن چیزوں سے ڈرتا تھا جو وہ سمجھ نہیں سکتا تھا۔ اور پاگل پن، اُسے باقی سب چیزوں سے زیادہ خوفناک لگتا تھا۔

لیکن جب وہ عورت اُٹھی، تو یہی جیسے چونک گیا۔ اُس کے دماغ میں ایک عمر رسیدہ، بد صورت سی عورت کا تصور تھا۔ بس اس لیے کہ وہ پاگلوں کو ہمیشہ بد حال حالت میں سوچتا تھا۔

مگر یہ عورت تو کچھ اور ہی نکلی۔ نہ صرف خوبصورت تھی، بلکہ بہت دلکش۔ اُس کی رنگت، آنکھوں کی مدھم سی کشش، چھوٹے مگر بھرے ہوئے گلابی ہونٹ، اور اُس کے بالوں کی سنہری چمک... اُس کی خوبصورتی نے یہی پر جیسے ہتھوڑا مارا ہو۔

وہ اُسے گھورتا رہ گیا، منہ کھلا رہ گیا، آنکھیں سرخ اور حیران۔

"خدا کی قسم! اُس نے آہستہ سے کہا۔

وہ عورت اُسے دیکھنے لگی، اُس کی نظروں میں الجھن اور دلچسپی تھی۔ "تم کون ہو؟" اُس نے پوچھا، پھر جلدی سے کہا، "براہ مہربانی، مجھے یہاں سے نکالو!"  
یہی اتنا گھبرا گیا کہ فوراً پیچھے ہٹا اور سلائیڈنگ پیئل بند کر دیا۔ کانپتے ہاتھوں سے اُس نے رومال نکالا اور ہاتھ پونچھنے لگا۔

جوف غصے میں بولا، "آخر تم سمجھتے کیا ہو خود کو؟ یہ کیا کر رہے ہو؟"  
یہی نے اُسے گھورا۔ "ایک منٹ رکو... یہ لڑکی تو بالکل پاگل نہیں لگتی۔ سچ بتاؤ، چکر کیا ہے؟"

جوف ہکلاتے ہوئے بولا، "میں کچھ نہیں جانتا۔ میں کہہ رہا ہوں کہ وہ نہ صرف پاگل ہے بلکہ خطرناک بھی ہے۔ تم صرف شکل پر نہ جاؤ، مسئلہ اُس کے دماغ میں ہے، سمجھ گئے؟"

ہینی نے سر ہلایا، "ہاں، سمجھ گیا،" اُس نے آہستہ سے اپنی بندوق نکالی۔  
 "سن، بھائی، یہ بتا، تو اکیلا اس لڑکی کو کیوں لے جا رہا ہے؟"  
 جوف نے فوراً نظریں چرائیں، "میں نے تمہیں لفٹ دی، بس اتنا ہی جاننے کی  
 ضرورت ہے۔" اُس نے گاڑی اسٹارٹ کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا، لیکن ہینی  
 نے بندوق اُس کی پسلیوں میں دبا دی۔

"رُک جا، بے وقوف!" وہ غصے سے بولا، "سچ بول، ورنہ کچھ برا ہو جائے گا۔"  
 جوف بے چینی سے پہلو بدلا۔ "نرس کو بھی ساتھ آنا تھا، لیکن وہ اپنے بوائے  
 فرینڈ کے ساتھ ٹرین میں جانا چاہتی تھی۔ تو میں نے اُن کے لیے یہ بندوبست کر  
 دیا۔ یہ اصول کے خلاف تھا، لیکن سب کو لگا کہ لڑکی میرے ساتھ محفوظ ہے۔"  
 ہینی طنزیہ ہنسا، "کیا کہانی سنائی ہے! میں تو آدھے وقت میں اس سے زیادہ ہانا  
 گھڑ لیتا۔ مجھے سب سمجھ آ گئی ہے، نشئی! یہ کوئی پاگلوں کی گاڑی نہیں، اور تو کوئی  
 نرس نہیں—یہ اغوا ہے، ٹھیک ہے نا؟"

جوف کی آنکھیں حیرت سے باہر آ گئیں، "تم پاگل ہو۔"  
 "یہی تو تم سوچتے ہو،" ہینی بولا، "اب میں خود اُس لڑکی سے پوچھتا ہوں۔" اُس  
 نے دوبارہ پینل کھولا۔

وہ لڑکی اب بھی سیٹ پر بیٹھی تھی، لیکن اب وہ خوفزدہ لگ رہی تھی۔ جیسے ہی  
 اُس نے ہینی کو دیکھا، وہ گھبراہٹ سے بولی، "مجھے باہر نکالو! خدا کے لیے! میں  
 پاگل نہیں ہوں! یہ شخص بار بار کہتا ہے کہ میں پاگل ہوں، لیکن میں نہیں ہوں! تم  
 میری بات کا یقین نہیں کرتے؟ کیا میں پاگل لگتی ہوں؟"

ہینی نے سر ہلایا، "پریشان مت ہو بہن،" اُس نے پیار سے کہا، "میں بس اس  
 بندے سے تھوڑی بات کرنا چاہتا ہوں، پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ بس آرام

سے بیٹھو، زیادہ دیر نہیں لگے گی۔" وہ پینل بند کر کے جوف کی طرف مڑا، "تو اب کیا سین ہے؟" اُس نے پوچھا۔

جوف نے گھبرا کر ہاتھ ہلانے، "اس کی باتوں پر یقین مت کرو!" وہ تیزی سے بولا، "میں کب سے کہہ رہا ہوں یہ لڑکی پاگل ہے!"

پہنی طنزیہ ہنسا، "اتنی حسین لڑکی پاگل نہیں ہو سکتی۔ اچھا، اب سیدھا بتاؤ—یہ لڑکی کون ہے؟ تم کس کے لیے کام کر رہے ہو؟"

جوف نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا، ماتھے پر پسینہ بہنے لگا، آنکھیں پریشانی سے گھومنے لگیں۔ "خدا کے لیے کچھ مت کرو،" وہ ہانپتے ہوئے بولا، "یہ لڑکی تمہیں بیوقوف بنا رہی ہے! اگر یہ بھاگ گئی تو میری نوکری چلی جائے گی!"

"یہ کون ہے؟" پہنی نے دوبارہ پوچھا۔

"میری وین ڈروٹن۔ بینک کے مالک کی بیٹی۔"

"سنو، میں نے اُس بیچر کے بارے میں سنا ہے۔ اُس کی کوئی پاگل بیٹی نہیں ہے، لیکن وہ خاصا امیر ہے۔ تو کیا اغوا کے بدلے تاوان مانگا جا رہا ہے؟"

"نہیں، کوئی تاوان نہیں۔" جوف نے یقین دلایا، "وین ڈروٹن یہ سب چھپا رہا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو پتا چلے کہ اُس کی بیٹی پاگل ہو گئی ہے۔ اُس نے سب کو بتایا ہے کہ وہ یورپ چلی گئی ہے یا کہیں اور۔ اب تم سمجھ رہے ہو نا؟"

پہنی کو بات کا کچھ یقین سا ہو گیا۔ اب وہ کچھ اور زاویے سے سوچنے لگا۔ "کافی چالاک کہانی ہے۔ لیکن سنو جوف، لوگ یوں ہی اچانک پاگل نہیں ہو جاتے۔ سچ سچ بتاؤ، اصل بات کیا ہے؟"

جوف نے سر ہلایا، "یار، میں یہ نہیں بتا سکتا۔ میری نوکری کا سوال ہے۔" پہنی نے بندوق زور سے دہائی، "یا تو سچ بول دو یا پھر گاڑی سے باہر نکل کر پیدل چلے جاؤ۔ فیصلہ تمہارا ہے۔ اگر تمہاری بات ٹھیک لگی تو میں سب بھول

جاؤں گا، لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا تو میں رسک لے کر اُس لڑکی کو آزاد کر دوں گا۔ چلو، بتاؤ۔"

جوف کراہا، "نہیں، ایسا مت کرنا! میں کہہ رہا ہوں وہ خطرناک ہے!"  
 پنی ہنسا، "تو پھر رقا صہ (سیلی رینڈ) اور بے باک مصنفہ (مے ویسٹ) بھی خطرناک ہیں،" جو تمہارا دل چاہے کرو۔ "سچ بولویا اتر جاؤ۔"

جوف نے اپنی آستین سے ماتھا پونچھا، "تمہیں وعدہ کرنا ہوگا کہ یہ بات کسی کو نہیں بتاؤ گے۔ اگر وین ڈروٹن کو پتا چل گیا تو وہ خود پاگل ہو جائے گا۔"  
 پنی نے طنزیہ انداز میں آنکھیں اُچکانیں، "اوہ واقعی؟ وہ پاگل ہو جائے گا؟ تو پھر بہت برا ہو جائے گا نا؟"

جوف نے سڑک کے دونوں طرف دیکھا، پھر دھیمی آواز میں بولا، "وہ ایک بگڑے ہوئے امیر لڑکے کے چکر میں آ گئی تھی۔"  
 پنی اُسے گھورنے لگا، "کیا بخواس ہے؟ امیر لڑکوں سے تعلق رکھنے سے کوئی پاگل نہیں ہو جاتا۔"

"اچھا؟" جوف کی آنکھیں چمکنے لگیں، "تو سنو، وہ لڑکا بہت گھٹیا ذہن کا تھا۔ میں نے جو سنا ہے، اُس کے مطابق وہ بہت خراب انسان تھا۔ اُس نے ایک رات اُسے اپنے فلیٹ میں بلایا... اور اُس کے ساتھ کچھ ایسے کام کیے جنہیں میں بیان بھی نہیں کر سکتا۔ بہت گھٹیا حرکتیں۔ وہ لڑکی فلیٹ سے چیختی چلاتی، بغیر کپڑوں کے باہر بھاگی اور سیدھی ایک پولیس والے کے سامنے جا پہنچی۔ بڑا ہنگامہ ہوا۔ پولیس نے اُس لڑکے کو اور اُس کے کتے کو پھڑپھڑایا۔"  
 "کتا؟" پنی نے حیرت سے کہا۔

جوف بے چینی سے پہلو بد لئے لگا۔ "ہاں، اُس کے پاس ایک اتنا بڑا کتا تھا جیسے ہاتھی ہو۔" اُس نے آہستہ آواز میں کہا، "لگتا ہے کہ اُسی کتے نے اُسے پاگل کر دیا۔"

پہنی نے پیچھے ہو کر سیٹ سے ٹیک لگائی، "اوہو!" وہ بولا۔  
 "بس یہی ہوا۔ وہ اُسے واپس گھر لائے، مگر وہ کسی کی بات ہی نہ سنتی تھی۔  
 بس خاموش رہتی، ایک طرف بیٹھی رہتی۔ ڈروٹن بہت پریشان ہوا۔ پھر وہ شراب پینے لگی، اور اُسے ہر حال میں کسی مرد کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔"  
 جوف نے سر ہلایا، "بہت برا حال تھا۔ انہوں نے اُسے سب مردوں سے دور رکھا، بند کر کے رکھا۔ پھر ایک دن، جب وہ شراب کے نشے میں تھی، ایک ڈرائیور اُس سے ٹکرا گیا۔ لڑکی نے اُسے خود قریب آنے دیا، اور بس اُس کے بعد انہوں نے اُسے پاگل خانے بھیج دیا۔"

جوف کانپتے ہوئے بولا، "وہ لڑکی جب کسی مرد کے ساتھ ہوتی ہے، تو اُس کا برا حال کر دیتی ہے۔ وہ کچھ ایسا کرتی ہے کہ وہ مرد کبھی سیدھا نہیں رہتا۔ جب وہ کسی کو اٹھیک کرتی ہے، تو ایسا اٹھیک کرتی ہے کہ وہ ختم ہو جاتا ہے۔"  
 مگر پہنی کی توجہ جوف کی باتوں پر نہیں تھی—وہ اب اپنے منصوبے بنانے لگا تھا۔

واہ، کیا موقع تھا! اُسے بس لڑکی کو اُس کے باپ کے پاس پہنچانا تھا، اور پھر اُسے سب سچ بتانا تھا کہ وہ کیا جانتا ہے—اور بس، زندگی بھر مزے!  
 وہ جوف کی طرف مڑا اور بولا، "یہ سب باتیں بکواس لگتی ہے۔ مجھے یقین نہیں آیا۔"

پھر سخت لہجے میں بولا، "جوف، تم اب گاڑی سے اترو اور پیدل چلے جاؤ۔"  
 جوف نے غصے سے کہا۔ "تم دھوکے باز کمینے!"

"بھواس بند کرو، احمق! اپنی نے دھمکی دی،" اتر جاؤ، ورنہ یہیں مار دوں گا۔"  
جوف کچھ لمحے جھجکا، پھر گاڑی کا دروازہ کھولا اور گاڑی سے اتر گیا۔ اپنی  
ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا اور گاڑی اسٹارٹ کی۔

"آرام سے رہنا، بھائی، شروعات کے دس میل ہی مشکل ہوتے ہیں!" اُس  
نے مذاقاً آواز لگائی۔

جوف غصے سے چیختا رہا، لیکن اپنی رات کے اندھیرے میں گاڑی دوڑاتا رہا۔  
کچھ دیر بعد اُس نے مین ہائی وے چھوڑ کر ایک کچی سڑک پر گاڑی موڑ لی۔ کئی میل  
چلنے کے بعد وہ رُکا، کیونکہ اب اُسے لگا کہ وہ محفوظ جگہ پر ہے۔

اس نے پینل کھولا اور سر اندر جھانکا، "ہیلو، مس ڈروٹن! لگتا ہے اب آپ  
محفوظ ہیں۔"

وہ سیٹ سے اٹھی اور اُس کے پاس آ گئی۔ اُس نے سیاہ رنگ کا بنا ہوا دو  
ٹکڑوں کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اپنی کی نظریں بار بار اُس کے جسم پر جاتی رہیں۔ اُس  
نے سوچا، "واہ، اس لڑکی میں تو سب کچھ ہے۔ صرف اُس کا حسن ہی کافی ہے  
کسی کو دیوانہ کرنے کے لیے۔"

"آپ کا مطلب ہے، میں جا سکتی ہوں؟ میں اُس ڈراؤنے چھوٹے آدمی کو  
دوبارہ نہیں دیکھوں گی؟"

اپنی مسکرایا، "بالکل، بے بی۔ جیسے ہی تم مجھے اپنے والد کا پتہ دوگی، میں تمہیں  
سیدھا وہاں چھوڑ آؤں گا۔"

وہ اُسے غور سے دیکھنے لگی، "میں تمہیں صاف نہیں دیکھ سکتی... تم کون ہو؟  
مجھے اب بھی بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

اُس کی گہری آنکھیں اپنی کی آنکھوں میں جھانک رہی تھیں، اور اُس لمحے اپنی کو  
اُس لڑکی کی ایسی خواہش محسوس ہوئی جو اُس نے پہلے کبھی کسی عورت کے لیے



محسوس نہ کی تھی۔ وہ اُسے کھیچ کر اپنے قریب کرنا چاہتا تھا۔ وہ اُس کے نرم وجود کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔

پہنی اُس کی طرف دیکھ رہا تھا، جیسے آنکھوں ہی سے اُسے پرکھ رہا ہو۔ وہ سوچ رہا تھا، فرض کرو اگر وہ واقعی پاگل بھی ہو، تو کیا ہوا؟ اُس کے ساتھ کچھ وقت گزارنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ وہ خود کو طاقتور محسوس کر رہا تھا، اگر وہ کچھ بھی الٹا سیدھا کرنے لگتی، تو وہ سنبھال سکتا تھا۔

اُسے ایک اور گھونٹ کی سخت ضرورت محسوس ہوئی۔ اُس نے مٹکا اٹھایا اور ایک لمبا گھونٹ لیا۔ شراب نے اُسے وہ اضافی حوصلہ دیا، جو اُسے درکار تھا۔ "سب کچھ جانے بھاڑ میں،" اُس نے دل میں سوچا اور کہیں سے اتر آیا۔ وہ مٹکا ہاتھ میں پکڑے ایমبولینس کے پچھلے حصے کی طرف گیا۔ کچھ لمحے رکا، پھر کندھی کھولی، تالا گھمایا اور دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔

لڑکی آہستہ آہستہ اُس کی طرف آئی۔ اُس کے چلنے کا انداز سست، نرم اور کچھ لچکدار سا تھا، اور پہنی اُس کی اونچی سکرٹ کے نیچے اُس کی رانوں کی حرکت کو صاف دیکھ سکتا تھا۔

وہ دروازے کے اندر ہی کھڑا اُسے گھور رہا تھا۔ اچانک اُس کا گلا خشک سا ہو گیا۔ خدا کی قسم! یہ لڑکی تو غضب کی خوبصورت تھی۔ وہ اندر گیا اور دروازہ بند کر دیا، جو ہلکی سی آواز کے ساتھ بند ہوا۔

ایمبولینس میں بہت زیادہ جگہ نہیں تھی۔ پہنی نے کہا، "بے بی، آؤ بیٹھو، ذرا ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔"

اُس کی نظریں مٹکے پر تھیں، "یہ کیا ہے؟" اُس نے پوچھا۔

پہنی مٹکا گود میں رکھ کر بیٹھ گیا، "یہ ایپل جیک ہے،" اُس نے جواب دیا، اور اُسے غور سے دیکھنے لگا۔

وہ اُس کے قریب بیٹھ گئی اور آہستہ سے اپنا ہاتھ منگے پر رکھا، بالکل ہینی کے ہاتھ کے اوپر۔

"ایپل جیک؟" اُس نے دوبارہ کہا۔

"ہاں، یہی ہے،" ہینی نے کہا، اور اپنا ہاتھ منگے پر تھوڑا اوپر سرکایا۔ ایک لمحے کے لیے دونوں کے ہاتھ چھو گئے۔ اُسے اُس کے ٹھنڈے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا۔ پھر اُس نے آہستہ سے ہاتھ ہٹا کر اپنی گود میں رکھ لیا۔ ہینی کی سانس تیز ہو گئی۔ وہ طے کر چکا تھا کہ جو ہو، اب پیچھے نہیں ہٹے گا—چاہے وہ شور مچائے یا کچھ بھی ہو۔

لڑکی نے اُسے مسکرا کر دیکھا۔ اُس کی مسکراہٹ بہت دلکش تھی۔ "میں نے کبھی ایپل جیک نہیں پی، لیکن اس کا نام اچھا ہے، ہے نا؟"

ہینی کے چہرے پر ایک دبی دبی مسکراہٹ آ گئی۔ وہ اٹھا اور کونے میں رکھے چھوٹے سے بیسن کے پاس گیا۔ اُس نے ایک گلاس دھویا اور اُسے آدھا شراب سے بھر دیا۔ اگر وہ واقعی پاگل ہے اور شراب پینے سے کچھ ہو جاتا ہے، تو وہ یہ خطرہ لینے کو تیار تھا۔ جتنا وقت وہ اُس کے ساتھ گزار رہا تھا، اتنا ہی اُسے خوف کی کہانی پر شک ہو رہا تھا۔

"لو، چکھو بے بی، کافی تیز چیز ہے یہ،" اُس نے گلاس اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

لڑکی نے گلاس کی طرف دیکھا، اور ہاتھ بڑھا کر پھر سے اُس کے ہاتھ کو چھو لیا۔ ہینی کو جیسے کرنٹ لگ گیا ہو۔ اُس کے بدن میں جھرجھری سی دوڑ گئی۔ وہ دیوار کے ساتھ کھڑا اُس کی طرف دیکھتا رہا۔

لڑکی نے گلاس اپنے ہونٹوں کے قریب کیا۔ "اس کی خوشبو اچھی ہے،" اُس نے کہا۔ پھر اُس نے گردن تھوڑی سی پیچھے کی، تاکہ اُس کی گردن کی سفید چمک دکھائی دے، اور پینا شروع کر دیا۔

پہنی دم بخود کھڑا تھا۔ کچی شراب اُس کے حلق سے ایسے نیچے اتر گئی جیسے پانی ہو۔

پہنی حیرت سے بولا، "خدا کی قسم... یہ تم نے کیسے پی لی؟" اس نے گلاس پہنی کی طرف بڑھایا، "یہ بہت اچھا ہے... مجھے پیاس لگ رہی ہے۔ کیا مجھے تھوڑا اور مل سکتا ہے؟" پہنی اُسے حیرت سے دیکھ رہا تھا، "یہ شراب تمہیں جلا نہیں گئی؟ خدایا! یہ تو بڑی تیز چیز ہے۔"

لڑکی کے ماتھے پر ہلکی سی تیوری آگئی، "کیا مجھے اور نہیں مل سکتا؟" اُس کی آواز میں ایک سختی سی تھی۔

پہنی نے ایک دم اُسے غور سے دیکھا، پھر تھوڑی دیر رکا، اور آخر کار گلاس دوبارہ بھر دیا۔ اس بار اُس نے خود بھی مٹکے سے ایک لمبا گھونٹ لیا۔ شراب نے اُس کا دم گھونٹ دیا، وہ کھانسا اور ہانپنے لگا۔ جب وہ سنبھلا تو دیکھا کہ لڑکی نے گلاس خالی کر دیا ہے، اور اب اُس کی نظریں مٹکے پر جمی ہوئی ہیں۔ پہنی نے فوراً مٹکے کا ڈھکن مضبوطی سے بند کیا اور زور سے مکا مار کر اُسے ٹھیک سے بند کر دیا۔

"ایسا مت کرو،" وہ تیزی سے بولی، "مجھے اور چاہیے۔" پہنی نے سر ہلایا۔ اب وہ خود کو پر اعتماد محسوس کر رہا تھا۔ اُسے لڑکی سے کوئی ڈر نہیں رہا تھا—چاہے وہ جتنی بھی غیر معمولی ہو، وہ اُسے قابو میں رکھ سکتا تھا۔

"تم کافی پی چکی ہو،" اُس نے کہا اور مٹکا دروازے کے قریب رکھ دیا، اُس کی پہنچ سے دور۔

لڑکی نے اُس کے بازو پر ہاتھ رکھا اور قریب آ گئی۔ اُس کی سانسیں، جو میٹھی سی شراب کی خوشبو سے بھری تھیں، پینی کے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔ "ابھی تو بہت باقی ہے... اور مجھے واقعی پیاس لگی ہے،" وہ بولی۔

پینی اُس کے اور قریب ہو گیا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ لڑکی اُسے اشارہ دے رہی ہے۔ اُس نے اپنا بازو اُس کی کمر کے گرد رکھ دیا۔

"شاید بچی ہے، بے بی... لیکن ابھی ہمارے پاس وقت بہت ہے۔" وہ ہنس پڑی، "یہ شراب بہت مزیدار ہے... مجھے ہلکا ہلکا نشہ سالگ رہا ہے۔" وہ اُس کے بازو سے ٹک گئی۔

"ہاں، یہی تو اس کا کمال ہے۔" پینی نے اُس کی کمر پر ہاتھ رکھا، پھر آہستہ سے اُسے قریب کھینچا۔

"تمہارے ابو کے پاس کافی پیسہ ہے، ہے نا؟" اُس نے پوچھا، جیسے اُس کے رد عمل کا انتظار کر رہا ہو۔

وہ پیچھے نہیں ہٹی، بس پوچھا، "تم نے یہ سوال کیوں کیا؟" پینی نے کہا، "مجھے امیروں کے بارے میں باتیں کرنا اچھا لگتا ہے،" اور اُس کا ہاتھ آہستہ آہستہ اوپر سر کرنے لگا۔ لڑکی تھوڑا سا کانپ گئی، پھر خاموش ہو گئی۔

پینی بولتا رہا، جیسے بات جاری رکھنا اُس کے لیے ضروری ہو، "کیا ہی مزہ آتا ہو گا جب کوئی آدمی تم جیسی لڑکی کو کچھ بھی دلوا سکے، بغیر یہ سوچے کہ پیسے کہاں سے آئیں گے۔"

وہ خود نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، لیکن وہ بولتا رہا، کیونکہ اُسے لگا خاموشی خطرناک ہو سکتی ہے۔ اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ لڑکی کا جسم اُس کے بازو میں ڈھیلا پڑ رہا ہے، جیسے وہ مزاحمت چھوڑ رہی ہو۔

"میں ساری زندگی ایک نکما سا انسان رہا ہوں... تم شاید یہ سمجھ نہ سکو کہ اس کا مطلب کیا ہوتا ہے۔"

لڑکی نے ہلکا سا شرارت سے منہ بنایا، "اب تم افسوسناک باتیں کر رہے ہو،" اُس کے ہونٹ ہلکے سے کھلے، اور اُس نے اپنے نازک ہاتھ سے پٹنی کی کلائی تھام لی اور آہستہ سے اُس کا ہاتھ ہٹایا۔

پٹنی نے سرگوشی کی، "رہنے دو، بے بی... یہ اچھا لگ رہا ہے۔" وہ چند لمحے رُکی، نظریں دوسری طرف رکھیں، پھر آہستہ سے اُس کا ہاتھ پیچھے ہٹ گیا۔ پٹنی نے مدھم آواز میں کہا، "تم واقعی بہت خاص ہو... واقعی!" وہ بے چینی سے اپنی لمبی ٹانگیں ہلانے لگی۔ "تم نے اب تک یہ نہیں بتایا کہ تم ہو کون؟" اُس نے کہا، لیکن اُس کی آواز میں دلچسپی نہیں تھی۔

پٹنی نے جھک کر اُس کے گھٹنوں کے نیچے ہاتھ رکھا، "چلو، تمہیں آرام دہ طریقے سے بیٹھنے دیتا ہوں،" اُس نے کہا اور اُسے اٹھا کر اپنی گود میں آدھا بٹھالیا، آدھا لٹا دیا۔ اُسے لگا کہ وہ کچھ مزاحمت کرے گی، لیکن وہ بالکل بے حس و حرکت لیٹی رہی، اُس کا ہاتھ ایک طرف لٹکا ہوا تھا۔

پٹنی نے دل میں سوچا، "یہ تو بہت آسان ہو گیا۔" "دیکھو نا، کتنا آرام دہ ہے، ہے نا؟" وہ اُس کے قریب جھمکتے ہوئے بولا۔ اُس کا سر پیچھے گرا، آنکھیں بند ہو گئیں، اور وہ کچھ بڑبڑاتی جو پٹنی سن نہ سکا۔ وہ اُسے جھٹکے سے قریب کر کے اُس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔

لڑکی نے رد عمل میں اپنے ہونٹ کھول دیے، اُس کی سانس پینی کے گلے تک محسوس ہو رہی تھی۔ پھر اُس کے بازو آہستہ سے پینی کی گردن کے گرد لپٹ گئے، اور وہ آہستہ آہستہ سسکنے لگی۔

پینی کا دوسرا ہاتھ اُس کی ٹانگ پر سرکا، گرم اور نرم جلد کو چھوا... اور اچانک، لڑکی نے اُسے زور سے جکڑ لیا۔ اُس کے ہونٹ زور سے پینی کے ہونٹوں سے بھڑ گئے، اتنے زور سے کہ پینی کو تکلیف ہونے لگی۔

پینی نے سر پیچھے ہٹانے کی کوشش کی، لیکن وہ ساتھ ساتھ ہلتی رہی، اُس کے ساتھ جمی رہی۔ پینی نے گھبرا کر اُس سے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی، اُس کے ہاتھ کو جھٹک کر الگ کرنا چاہا، لیکن اُس کے بازو اُس کی گردن کے گرد آہنی زنجیروں کی طرح جکڑے ہوئے تھے، سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔

اُسے سمجھ آ گیا کہ وہ اُس کا گلا گھونٹ رہی ہے، اور وہ کچھ نہیں کر پا رہا۔ پھر اُس کی آنکھوں کے سامنے چمکدار روشنی سی ناچنے لگی، اور ہر چیز دھندلی ہوتی چلی گئی...



آدھی رات کے بعد، جوف اور ایک ریاستی پولیس اہلکار انہیں تلاش کرتے ہوئے وہاں پہنچے۔ پولیس کی گاڑی ایبولینس کے پاس رُکی اور دونوں نیچے اترے۔

"لگتا ہے وہ بھاگ گیا ہے،" جوف نے کہیں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ پھر وہ اندر چڑھا اور پینل سے پیچھے جھانکا۔

"یا خدا!" وہ چلایا، اور تقریباً اچھل کر کہیں سے باہر نکل آیا۔

پولیس اہلکار نے اُسے دیکھا، "کیا ہوا؟" اُس نے پوچھا۔  
 جوف نے کانپتے ہاتھ سے ایبولینس کی طرف اشارہ کیا، "میں نے اُسے خبردار  
 کیا تھا... لیکن اُس نے میری بات پر یقین نہیں کیا۔"  
 پولیس افسر اندر چڑھا، کچھ دیر پینل سے اندر دیکھتا رہا، پھر آہستہ آہستہ نیچے  
 اُترا۔ اُس کا چہرہ سخت بگڑ گیا تھا۔  
 "بیچارہ... خدا اُس پر رحم کرے،" اُس نے دھیمی، لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔  
 "بیچارہ... خدا کی قسم! اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ کسی بھی  
 عورت کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔  
 پھر اس نے سڑک پر تھوکا، اور آہستہ سے کہا، "بعض لوگوں کی زندگی میں خوشی  
 کا بس ایک ہی لمحہ ہوتا ہے..."

اختتام۔۔۔۔۔

مترجم : مظہر حسین

ایم اے (بین الاقوامی تعلقات)

0312-2433707

## تعارف

"اسکن ڈیپ"، معروف انگریز مصنف جیمز ہیڈلے چیس کی ایک جذباتی اور پیچیدہ کہانی ہے، جس میں انسان کی نفسیات اور اس کی اندرونی تاریک دنیا کو انتہائی حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کہانی میں مرکزی کردار کی شخصیت اور اس کے اندر موجود تذبذب کی تصویر کشی کی گئی ہے، جہاں وہ اپنی تاریکی کو پہچانتا اور اس کا مقابلہ کرتا ہے۔

مترجم مظہر حسین نے "اسکن ڈیپ" کا نایاب و ناکردہ ترجمہ بڑی مہارت اور تخلیقی انداز میں کیا ہے۔ انہوں نے ہر جملے کو اس انداز و خوبصورتی سے اردو میں ڈھالا ہے کہ قارئین کو ہر لفظ میں ایک نیا منظر اور احساس محسوس ہوتا ہے، جو کہانی کی شدت اور منفرد انداز کو مزید جاندار اور اثر انگیز بنا گیا ہے۔